

# چنگ ہو۔ چین کا عظیم مسلمان امیر البحر

سید قدرت اللہ فاطمی

چنگ ہو (CHENG HO) چین کی طویل و شاندار تاریخ کے سب سے عظیم امیر البحر اور چینی مسلمانوں کے سب سے زیادہ نامور گھرانے کے ایک عظیم ترین فرد تھے۔

چنگ ہو۔ سانی ہو جہر (SAN YU GUO JIN) یعنی چینی تلفظ کے مطابق سید حاجی کا اصلی نام نہ تھا بلکہ وہ نام تھا جو انہیں چینی نغفہ رینگ لو (YUNG LO) نے اذراہ تلفظ خسروانہ مرحمت کیا

تھا۔ امیر البحر سید حاجی تاریخ میں ایک اور نام سے بھی مشہور ہیں اور وہ ہے۔ سن پاؤ گنگ (SAN PAOKONG) یہ وہ لقب ہے جو جنوب مشرقی ایشیا میں آباد چینوں نے انہیں بخشا ہے۔ اسی

نام سے وہ ان کی پرستش کرتے ہیں راقم الحروف نے ملایا اور تھائی لینڈ میں کئی چینی مندروں میں ان کی صورتی رکھی دیکھی ہے۔ پھر لطف بات یہ ہے کہ ان مندروں کے ہتھوں نے بڑے فخر اور خوشی سے

راقم الحروف کو یہ بتایا کہ ہم یہاں نعم خضریر بالکل نہیں آتے تو یہاں تک کہ سور کی چسبہ کی بنی ہوئی عام موم تیاں لانے کی اجازت بھی نہیں سے کیونکہ سن پاؤ گنگ (یعنی تین جواہر کے مالک دیوتا)

مسلمان تھے، ان کی روح اس ناپاک چیز سے یقیناً ناخوش ہوگی اب، بودھ مت کے ان سادہ لوح اور

ضعیف الاعتقاد پیر و دف کو یہ کون سمجھاتا کہ اس عظیم امیر البحر کی روح یقیناً اس سے خوش نہ ہوگی کہ



امیرالجر سید حاجی چنگ هو

اُن کے نام کی مورتیاں پوجی جائیں؟ یہ سمجھنا ان کے لئے اس وجہ سے اور زیادہ مشکل تھا کہ اُن کے مسلمان پڑوسی دوسرے مسلمان اکابر کی قبروں اور دوسرے آثار کی پرستش میں انہیں بددھوں سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔

سید حاجی کا خاندان چینی تاریخ میں اپنی اسلام پرستی اور وطن دوستی کے لئے ممتاز ہے۔ ان کے والد اور ان کے دادا دونوں ہی حاجی تھے۔ بچے کا نام کسی نیک ساعت میں حاجی رکھا گیا تھا، اس میں پرمکریہ بڑا بزرگ بیت اللہ کی نعمت سے مشرف ہوگا۔ اور جیسا کہ ہم آگے چل کر دیکھیں گے یہ بچہ اسم باسٹھی ثابت ہوا۔ سید حاجی کے اسلاف میں سب سے نامور ہستی سان سووین یعنی شمس الدین عمر کی ہے جو سانی تین چہ یعنی السید الصینی اور رشید الدین کی ہم عصر فارسی تاریخ میں السید الاجل اور چینی تاریخوں میں شہزادہ شین یانگ (HSIEN - YANG) کے لقب سے مشہور ہیں۔ شمس الدین عمر بخاری سید تھے اور ان کا سلسلہ نسب پیران پیر (چینی تلفظ کے مطابق (PIA - AUN - PO - ER) حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہمک جا ملتا ہے۔ چین کے منگول خاندان کے بادشاہوں نے ان پر انعام اکرام کی بارش کر دی تھی۔ اور وہ اس خاندان کی سیاوت کے عرصہ میں وزارت جنگ، وزارت خزانہ اور دوسرے اہم اور اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔ لیکن انہیں شاید سب سے زیادہ کامیابی یونان کے صوبیدار کی حیثیت سے حاصل ہوئی۔ اس صوبے میں آج تک مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی ہے اور شمالی برابیں اسلام کی آمد کی تاریخ بھی ان کی صوبیداری کے دور سے جا ملتی ہے۔ اس صوبے میں انہوں نے اپنی ایسی شہرت چھوڑی ہے کہ یہاں کے بودھ باشندے ہر جگہ ہونکی طرح انہیں بھی اپنا دیوتا مانتے اور ان کی مورتی کی پرستش کرتے ہیں۔

چین کے عظیم خاندان ہنگ کے بانی ہونگ دوو کے عہد حکومت کے چوتھے سال، ۱۳۷۶ء میں چنگ ہو پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا انتقال اس وقت ہو گیا جب کہ یہ ابھی بارہ سال کے نوجوان لڑکے تھے۔ یہ زمانہ چین کی تاریخ میں بڑے سیاسی انقلاب کا تھا۔ اس یتیم لڑکے نے اس وقت کی سیاسی تبدیلیوں میں نمایاں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اور بہت جلد چین کے شمال مغربی سرحدی صوبوں میں امن بحال کرنے اور ہنگ خاندان کی حکومت قائم کرنے میں بڑا نام پیدا کیا۔ ان کی ان خدمات جلیلہ کے عوض شہنشاہ نے انہیں مختلف انعام و اکرام سے نوازا۔ (ہماری بات ہے کہ اس لقب سلطان

سے انہوں نے اپنے ہموطن مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچایا اور ان کے لئے بہت سی شاہی مراعات حاصل کیں جن کی ایک یادگار چینی زبان کا وہ کتبہ ہے جو سیان فرسید میں اب تک اس کی یاد کو نازہ رکھتا ہے۔ (اس کتبے کی تصویر مع ترجمہ اس مضمون کے ساتھ شامل ہے)

۱۲۰۳ء میں ہونگ دو کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ یینگ لو تخت نشین ہوا۔ شہنشاہ ہونگ دو نے اپنے دور حکومت میں چین کے اتحاد، چینی حکومت کے استحکام اور چینی تہذیب و تمدن کے احیا کے لئے بنیادیں استوار کر دی تھیں۔ اس کے جانشین نے ان بنیادوں پر چین کی بین الاقوامی سیاسی اور تجارتی فوقیت کی عمارت کھڑی کرنی شروع کی۔ بیرونی ممالک سے سیاسی اور تجارتی روابط قائم کرنے کے لئے اس نے عظیم پیمانے پر جدوجہد کا آغاز کیا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے اس نے چینی بحری بیڑے کی قیادت چنگ ہو کے ہاتھوں میں دی۔ اس اہم اور عظیم منصوبے کی تکمیل کے لئے چین کے بوردھ شہنشاہ کا ایک مسلمان کو منتخب کرنا حیرت انگیز بات ہرگز نہ تھی۔ کیونکہ چین میں جہاز سازی اور بحری تجارت کو فروغ دینے والے عرب اور ایران کے مسلمان ملک التجار ہی تھے۔ اور ہونگ خاندان سے پہلے منگول خاندان کے شہنشاہوں نے اپنی بحری مہموں کے لئے بھی ایک مسلمان قائد ابو الشوقین (P'u-shou-kin) ہی کا انتخاب کیا تھا۔

۱۱ جولائی ۱۲۵۷ء کی وہ یادگار تاریخ تھی جب کہ امیر البحر سیا جاجی چنگ ہو باٹھ بڑے جہازوں کا بیڑہ لیکر چلے۔ اس جنگی بیڑے میں ستائیس ہزار اٹھ سو سپاہ سوار تھی۔ یہ بیڑہ کبوتریا، تھائی لینڈ، ملایا، جاوا، سماٹرا، ہوناوا ہندوستان کے مغربی ساحل پر کالی کٹ کی بندرگاہ تک پہنچا۔ اپنی اس طویل بحری تاخت میں یہ بیڑہ مختلف ممالک کی سیاست پر اثر انداز ہوا۔ لیکن اس کا سب سے بڑا کارنامہ ملاکایں پر میسورا نامی جاوا کی ہندو مچا بہت سلطنت کے مفروز شہزادے کی حکومت کا قیام تھا۔ آگے چل کر ملاکا کی یہ سلطنت جنوب مشرقی ایشیا میں اسلام کا سب سے بڑا ستون بن گئی اسی پر میسورا کے جانشین سلاطین کے عہد حکومت میں اسلامی تہذیب و تمدن کا مشرقی بیض میں سب سے درخشاں دور شروع ہوا۔

دو سال بعد چنگ ہو پھر اپنا عظیم بیڑہ لے کر چلے۔ اس مرتبہ انہوں نے خاص طور پر یورپ اور

ایک کتبہ ہے جو چینی، تامل اور فارسی زبانوں میں ہے۔ اس کتبے میں یہ درج ہے کہ مہاتما بدھ کے  
 دندان مقدس، ہندوؤں کے اوتار اور حضرت آدم علیہ السلام کے قدیم مبارک کے آثار پر چینی شہنشاہ  
 کی جانب سے نذر ہائے عقیدت پیش کرنے کے لئے چونگ ہونے حاضری دی۔ چینیوں کی روایتی مذہبی  
 روداداری کا ثبوت دیتے ہوئے بدھ مت کے پیر و چینی شہنشاہ نے بودھ، ہندو اور مسلم زیارت گاہوں  
 کے لئے جو تحائف بھیجے تھے وہ تینوں کے تینوں بالکل یکساں تھے۔ ان میں شہنشاہ کے اپنے بودھ  
 مذہب کی مقدس زیارت گاہ کو کوئی ترجیح نہیں دی گئی تھی۔ راقم الحروف نے اپنی لٹکا کی مختصر حیات  
 کے دوران گوکمبر کے عجائب خانے میں چینی، تامل اور فارسی زبانوں کا یہ عجیب و غریب کتبہ دیکھا تھا  
 افسوس یہ ہے کہ زمانہ کے ظالم ہاتھوں نے اس کتبے کے نقوش اس قدر دھندلے کر دیئے ہیں کہ اس کی کوئی  
 ایسی تصویر نہ لی جاسکی جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہو۔

۱۲۰۹ء میں چونگ ہو کا تیسرا بحری سفر شروع ہوا۔ اس مرتبہ چونگ ہونے جزیرہ منائے ملایا کے  
 ساحلوں پر زیادہ سرگرمی دکھائی۔ اس کی تمام چھوٹی بڑی بندرگاہوں پر چینی بیڑا ننگر انداز ہوا۔ ملاکائیں  
 چونگ ہونے کچھ دنوں قیام کیا۔ اور وہاں کے بادشاہ کو جسے چند سال قبل اس نے تخت نشین کیا تھا چینی  
 شہنشاہ کی طرف سے مہر سلطنت اور خلعت بخشا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس انعام و اکرام کا اثر ملاکا کے  
 بادشاہ پر بہت گہرا پڑا۔ پریسٹوڈا کے چونگ ہو کے ہاتھوں مسلمان ہونے کی شہادت تو تاریخ کی کتابوں میں  
 نہیں ملتی۔ لیکن چین کی ہم عصر مستند تاریخوں میں یہ درج ہے کہ چونگ ہو کے اس سفر کے فوراً بعد ۱۲۱۱ء میں  
 ملاکا کا بادشاہ، پائی ملکہ اور پانسو درباریوں کے ہمراہ چینی دارالسلطنت پہنچا، جہاں اس کا پرتیاک غیر مقدم  
 کیا گیا اور اس کی اور اس کے درباریوں کی ضیافت کے لئے پیکن کی کوئنگ لوک (KWONG LOK) مسجد سے  
 خاص طور پر حلال گوشت منگایا جاتا رہا چینی تاریخوں کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ۱۲۱۱ء  
 میں یہ ہندو بادشاہ مسلمان ہو چکا تھا۔ اغلب یہ ہے کہ اس کا یہ قبول اسلام چونگ ہو کے زیر اثر ہو جس  
 نے اس کے تخت کو سیاسی حلوں سے محفوظ کر کے مستحکم کیا تھا۔

۱۲۱۳ء میں چونگ ہو اپنے چوتھے بحری سفر پر روانہ ہوئے۔ اس مرتبہ ان کی منزل وہ مبارک مقام  
 تھا جس کی زیارت کی آرزو میں ان کے والدین نے ان کا نام ہی حاجی رکھا تھا۔ چنانچہ اس دفعہ ان کے  
 ہمراہ چند نامور مسلمان عالم بھی تھے، جن میں سے ایک سیان فو کی مسجد کے خطیب اور ایک مشہور مسلمان

مورخ ماہوان (MA HUAN) تھے، جنہوں نے اپنا سفر نامہ قلمبند کیا ہے۔ اس سفر کے دوران چنگ ہو اور ان کے ساتھیوں نے مشرقی پاکستان کی سرزمین کی بھی سیاحت کی۔ اس زمانے میں بنگال پر الیاس شاہی حکومت قائم تھی، جو مسلم بنگال کی تاریخ کا ایک بہت ہی درخشاں باب ہے چنگ ہو کا بیڑہ جاتی گان (یعنی چانگام) اور سنار گام (یعنی موجودہ ڈھاکہ کے قریب اسلامی عہد کی ایک پرانی بندرگاہ جس کے اب کھنڈر بھی ختم ہوتے جا رہے ہیں) میں لنگر انداز ہوا۔ ماہوان اور دوسرے چینی مورخوں نے اس دور کے مشرقی پاکستان کی دولت و ثروت اور تہذیب و تمدن کی دلکش تصویریں کھینچی ہیں۔ ماہوان لکھتے ہیں کہ "اس سلطنت میں فصیلوں کے ذریعہ محفوظ شہروں کی کثرت ہے۔ یہ ایک وسیع سلطنت ہے جس میں پیداوار اور انسانوں کی آبادی دونوں کی کثرت ہے۔ یہ لوگ مسلمان ہیں اور اپنے بیوپار میں بڑے سچے اور ایماندار واقع ہوئے ہیں۔ ان میں جو ستمور ہیں وہ جہاز سازی کا کام کرتے ہیں، ان کے بنائے ہوئے جہازوں کی بیرونی محاکسا میں بڑی مانگ ہے۔ ان میں بہت سے اصحاب تجارت ہیں مصروف ہیں اور خاصی تعداد زراعت کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے (ان میں بہت سے دستکار بھی ہیں)۔ مشرقی پاکستان کی دستکاریوں میں سے کپڑا بننے اور کاغذ بنانے کی صنعتوں کی ان چینی سیاحوں نے بڑی تعریف کی ہے۔ کپڑے کے بارے میں ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ کپڑا کاغذ جیسا باریک ہوتا ہے لیکن بہت مضبوط اور پائیدار" کاغذ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہاں کا بنا ہوا کاغذ ہرن کی کھال کی طرح چکنا اور مضبوط ہوتا ہے" ان چینی مہانوں کا مشرقی پاکستان کی دستکاری کی تعریف کرنا بہت معنی خیز ہے، کیونکہ چینی خود دنیا کے بہترین دستکار ہیں اور کاغذ (یہ لفظ خود چینی اصل کا ہے) تو چینی ایجاد ہے جو مسلمانوں کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلی۔ چین کی کاغذ کی صنعت کا جنگ تالاس (۱۵۷۷ء) کے بعد سمرقند اور دوسرے اسلامی شہروں میں پھیلنا مسلمانوں کی علمی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ جو خود تفصیل و تشریح کا محتاج ہے۔

۱۳۷۷ء میں خلیج فارس کے اسلامی بحری مستقر ہرمز اور بحیرہ عرب کے مستقر عدن کو روانہ ہونے سے قبل چنگ ہونے خصوصیت کے ساتھ چین کی قائم بندرگاہ چوان چو کی زیارت کی۔ یہاں کی لنگ شان نام کی پہاڑی پر چینی مسلمانوں کی مشہور زیارت گاہ ہے جہاں جینی عقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی مدفن ہیں۔ دو اور صحابیوں کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کنہٹن (CANTON) کی

بندرگاہ کے قریب حجر آرام ہیں۔ عہد رسالت میں اسلام کے چین تک پہنچ جانے کی یہ داستان دل آویز تو کسی اور صحبت میں سنائی جائیگی۔ اس وقت قابل ذکر بات یہ ہے کہ چوآن چرین صحابہ کے مزار پر حاضری دینے کی یادگار ایک کتبے کی شکل میں اب بھی موجود ہے۔ (جس کا چرہ اس مضمون کے ساتھ درج ہے۔)

۱۴۲۱ء میں چنگ ہو اپنے چھٹے اور ۱۴۳۱ء میں سائوہی بحری سفر پر روانہ ہوئے۔ ان دونوں بحری سفروں کی منزل مشرقی افریقہ کا ساحل تھی۔ چنگ ہونے شمالیہ کی بندرگاہ مقدیشو تک بحری تاخت کی عجیب بات یہ ہے کہ ساڑھے پانسو سال بعد چین ہی کے دوسرے عظیم مدبر مسٹر چو این لائی کے حالیہ دورہ افریقہ کی انتہائی جنوبی حد بھی موجودہ آزاد مسلم حکومت کے دارالسلطنت مقدیشو تک تھی۔

۱۴۳۵ء میں سید حاجی چنگ ہو اپنے آخری سفر آخرت پر روانہ ہوئے اور اعلیٰ علیین میں اپنے اسلاف سے جا ملے۔ رحمہ اللہ۔

اس عظیم مسلمان ملاح اور مدبر کے یہ سات بحری سفر جہاز رانی کی عالمی تاریخ کے سات بڑے ستون ہیں۔ اس امیر البحر نے واسکو ڈا گاما (VASCO DA GAMA) کے ۱۴۹۸ء میں ہندوستان پہنچنے سے تقریباً ایک صدی قبل اور ۱۵۸۹ء میں اسپین کے آرمڈا (ARMADA) کے جزائر برطانیہ کے گرد حصار کرنے سے ڈیڑھ سو سال پہلے چین سے لیکر مشرقی افریقہ تک کے سمندروں میں تلاطم برپا کر دیا تھا۔ اس کے بحری کمانوں کے آگے واسکو ڈا گاما اور آرمڈا کی بحری تاخت ماند پڑ جاتی ہے۔ ان کے انتقال کے بعد چینی کوئی دوسرا چنگ ہو نہ پیدا کر سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغرب کے نوڈولیتے استعمار پسند مشرق کے سمندروں اور ساحلوں پر چھا گئے۔ اور اہل مشرق اسی خیال میں گن رہے کہ

”بدریا در منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت برکنار است“

لیکن سمندر کے خطروں سے ڈرنے والوں کو بالآخر کناروں کی سلامتی سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ پانی پر حکومت کرنے والے ہی آخر کار خشکی پر بھی حکمران ہوتے ہیں۔

ضمیمہ (الف)

## سیان نو کی مسجد کا کتبہ

تسنگ چن سو مسجد واقع سیان نو کے چینی کتبے کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

” شہنشاہ ہونگ وو کے ستہ جلوس کے پچیسویں سال [مطابق ۱۳۹۲ء] کے تیسرے چینی  
کی ۴ تاریخ کو سائی ہو جو (سید حاجی) نے، جو سائی تین چہ [سید الصینی] شہزادہ شین یانگ کے  
ساتویں پشت میں وارث ہیں، غفور اعظم کے حضور میں باریابی پا کر مندرجہ ذیل فرمان حاصل کیا۔  
حکم دیا جاتا ہے کہ مذہب اسلام کے پیروہر کتبے کو چاندی کے سکے کے پچاس ٹوڑے  
اور سوتی کپڑے کے دو سو پارچے عطا کئے جائیں اور یہ کہ حسب تفصیل آئندہ دو مسجدیں  
تعمیر کی جائیں۔ ان میں سے ایک صوبہ ینگ تین کے شہر مانگ کی شاہراہ سان شان  
کے مقام تنگ تسوہ فانگ پر ہو۔ اور دوسری صوبہ شن سی کے ضلع سیان نو کے شہر  
چانگ آن کی شاہراہ تسوہ او پر ہو۔ اور یہ کہ اگر یہ مسجدیں مرمت طلب ہو جائیں تو ان کی مرمت  
کرنے کی اجازت ہو۔ اور یہ کہ اس مذہب کے ہر پیرو کو تمام اضلاع، اعمال اور صوبجات میں  
سفر کرنے اور تجارت کی اور حصول کی چوکیوں اور دریا کے پلوں پر سے بلا روک ٹوک گزرنے  
کی کھلی آزادی ہو۔“

یہ کتبہ شہنشاہ ینگ لو کے ستہ جلوس کے تیسرے سال [مطابق ۱۴۰۵ء] کے دوسرے چینی کی ۴ تاریخ  
کو تحریر کیا گیا۔“



洪武二十五年三月十四日咸陽王賽典赤七代孫賽哈智赴

內府宣

諭當日於奉天門奉

聖旨每戶賞鈔五十錠綿布二百疋與回回每分作二處蓋造禮拜寺二座南京應天府三山街銅作方一座陝西承宣布政司西安府長安縣子午巷一座如有寺院倒塌許重修不許阻滯與他住坐任往來府州縣布政司買賣如遇關津渡口不許阻滯

欽此欽遵

永樂三年二月初四日立石

欽差總兵太監鄭和前往  
西洋忽魯驪廝等國公  
幹永樂十五年五月十  
六日於此行香望靈  
聖庇祐鎮撫靖和日記立

## ضمیمہ (ب)

## صحایہ کے مزار واقع چوآن چوکا کتبہ

بندرگاہ چوآن چوکا کے مشرقی دروازے کے باہر لن شان کی پہاڑی پر واقع مزار کے چینی کتبے کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

”تغفور اعظم کے فرمان کے بموجب امیر البحر چنگ ہوہر مزار اور دوسرے ممالک کے سرکاری دورے پر روانہ ہوتے ہوئے شہنشاہ یینگ لو کے سب سے جلوس کے پندرھویں سال [مطابق ۱۷۴۱ء] کے پانچویں مہینے کی ۱۶ تاریخ کو اس مزار پر حاضر ہوئے اور بان جلایا اور اپنے سفر کی سلامتی کی دعا مانگی۔“

مقامی حاکم لو ہا کرنے یہ کتبہ نصب کیا۔“